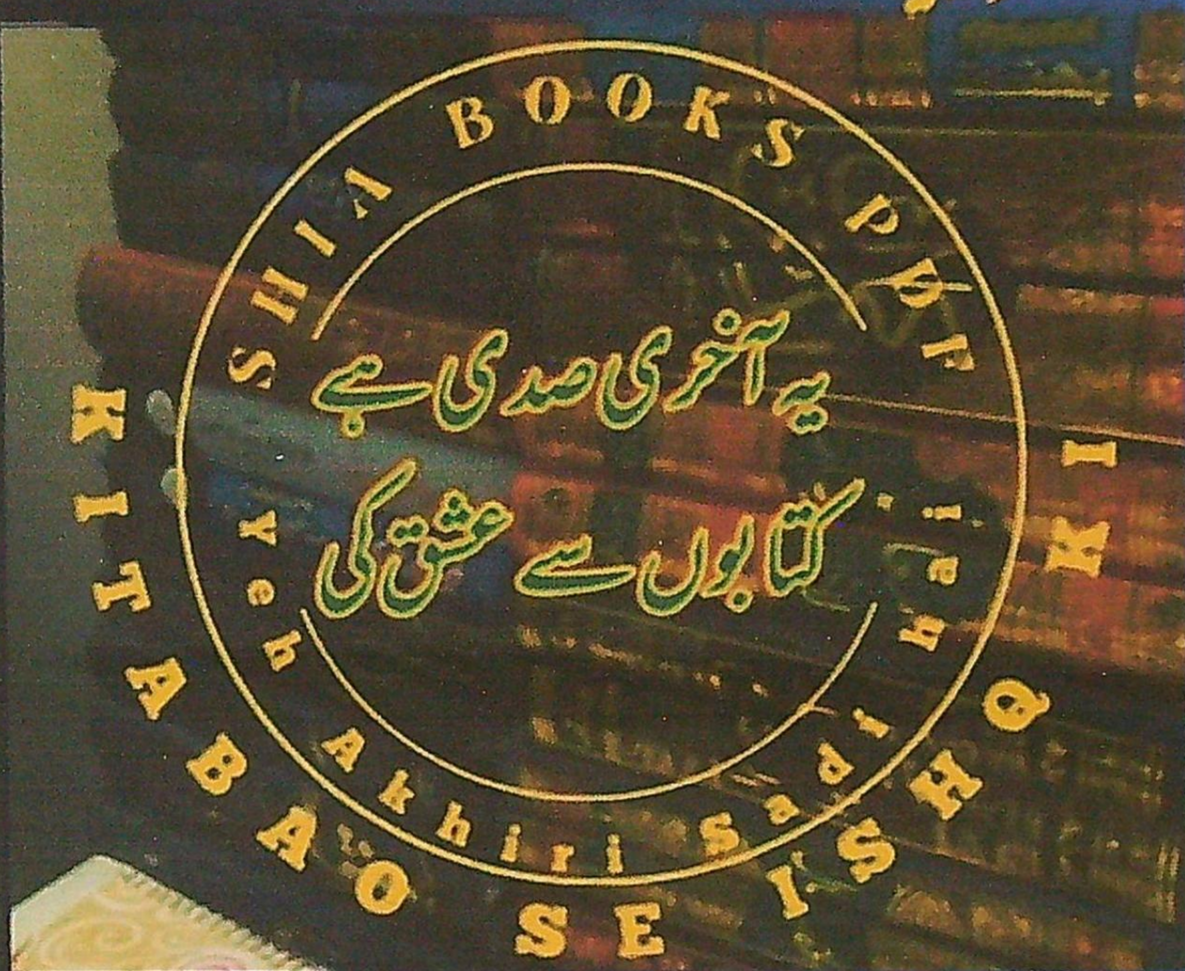
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

منظر ایلیاء Shia Books PDF



MANZAR AELIYA

9391287881

HYDERABAD INDIA

عید مباہلہ



عیدِ مباہلہ سے متعلق

اعمال، احکام، آیات، روایات، مقالہ

ترتیب و پیشکش

منظر ایلیاء

مناظرہ کرو سَو سَو سوال کر ڈالو
کتاب اور آل ہمارا جواب کافی ہے
مباہلے میں نبیؐ لے گئے ہیں عترت کو
بتاؤ کیوں نہیں کہتے کتاب کافی ہے

منظؔر ایلیاء

✷

وِلائے آلِ محمدؐ میں ڈوب کر لوگو
تم اِس جہاں میں سراپا نجات ہو جاؤ
بتا رہی ہے یہ عیدِ مباہلہ ہر سال
اگر ہو سچّے تو سچّوں کے ساتھ ہو جاؤ

منظؔر ایلیاء

✷

ظاہر حسنؑ حسینؑ سے "أَبْنَاءَنَا" ہُوا
اور پھر "نِسَاءَنَا" میں تو تنہا بتولؑ ہے
ثابت ہُوا ہے "أَنفُسَنَا" سے یہی کمالؔ
مولائے کائینات ہی نفسِ رسولؐ ہے

محسن کمالؔ رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَنَا وَ نِسَاءَ كُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَةَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

(آلِ عمران:٦١)

پھر جب تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا اِس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰؑ کے بارے میں حُجّت کرے تو کہو کہ (اچھا میدان میں آ ؤ ہم اپنے بیٹوں کو بُلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب مِل کر خدا کی بارگاہ میں گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔

﴿۵۴﴾ حریز کہتے ہیں ابوعبداللہ صادقؑ نے فرمایا بے شک امیر المومنینؑ سے سوال کیا ان کی فضیلت سے متعلق اور بعض کا ذکر کیا پھر انہوں نے عرض کیا آپ اس سے زیادہ بیان کریں فرمایا بے شک رسول اللہ کے پاس جبران احبار نصاریٰ کے آئے جو اہل نجران سے تھے اور عیسیٰؑ کے بارے میں بات کرتا تھا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ آخر آیت تک بے شک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے آخر آیت تک۔ پھر رسولؐ خدا گھر میں داخل ہوئے اور دوسرے دن علیؑ و حسنؑ و حسینؑ و فاطمہؑ کو ساتھ لیے ہوئے گھر سے باہر نکلے اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور اپنی انگلیوں کو کھول دیا اور انہیں مباہلہ کی دعوت دی اور ابوجعفر باقرؑ نے فرمایا مباہلہ کا یہی طریقہ ہے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر انہیں آسمان کی طرف بلند کیا جائے۔ تو حمران نے دیکھا تو ان سے ایک نے دوسرے صاحب سے کہا خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے اور اگر نبی نہ ہوا تو اس کی قوم ہمیں مار ڈالے گی یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔

واقعہ مباہلہ

﴿۵۵﴾ محمد بن سعید ازدی کہتے ہیں موسیٰ بن محمد بن رضا نے اپنے بھائی ابوالحسنؑ سے انہوں نے اللہ کے قول اس آیت کے بارے میں فرمایا قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَ اَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ تو تم کہہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹے لاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنی عورتوں کو لاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو لاؤ ہم اپنے نفسوں کو لاتے ہیں تم اپنے نفسوں کو لاؤ اور ہم دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو اور کیونکہ کہا آؤ ہم گڑگڑا کر دعا کریں ہم مقرر کر دیں اللہ کی لعنت جھوٹوں پر تو انہوں نے کہا ہم مباہلہ کو قبول نہیں کرتے اور بے شک ہم جان گئے کہ یہ نبی ہے اس میں آداب ہیں اس کی رسالت کے اور وہ کون ہے جو کاذبین سے ہو جائے۔

﴿۵۶﴾ ابوجعفر احوال کہتے ہیں ابوعبداللہ صادقؑ نے فرمایا کیا کہتے ہیں قریش خمس کے بارے میں میں نے عرض کیا ان کا خیال ہے کہ وہ سب یہی ان کے قبیلے والے ہیں فرمایا انہوں نے ہم سے انصاف نہیں کیا خدا کی قسم کیونکہ نبیؐ کو مباہلہ کی ضرورت ہوئی تو ہمیں پیش کیا اور اگر جنگ میں ضرورت پڑی تو ہم مقابلے میں آئے اور آج وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے برابر ہیں۔

﴿۵۷﴾ احوال ابوعبداللہ صادقؑ سے میں نے عرض کیا کہ اس چیز کے بارے میں کراہت کرتے ہیں اس سے لوگ فرمایا وہ کہتے ہیں بے شک قریش سے کہتے ہیں کہ وہ قربیٰ ہیں جن کے لیے غنیمت میں حصہ ہے ان سے کہا رسولؐ خدا یوم بدر کے دن لڑائی میں نہ تھے اہل بیت کے علاوہ اور مباہلہ کے وقت علیؑ و حسنؑ و حسینؑ و فاطمہؑ کو لائے تھے کیا اس میں وہ ہوئے ہیں اور ان کے لیے کیا حلال ہے۔

﴿۵۸﴾ منذر کہتے ہیں علیؑ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی قل تعالوا ندع ابناء نا و ابنائکم تم کہہ دو کہ آؤ تم اپنے بیٹے لاؤ ہم اپنے بیٹے لاتے ہیں تا آخر آیت تو رسولؐ نے ہاتھ پکڑا علیؑ و حسنؑ و حسینؑ و فاطمہؑ کا اور نصاریٰ کے ایک آدمی نے کہا (یہود سے) یہ یہ کام نہیں کریں گے اور نہ ہی اس دعوت کو قبول کرتے ہیں۔

﴿۵۹﴾ عامر بن سعد کہتے ہیں معاویہ نے میرے باپ سے کہا کس چیز نے تمہیں ابوتراب پر سب کرنے سے منع کیا ہے۔ کہا تین چیزوں کے دیکھنے نے نبیؐ نے فرمایا جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم آؤ تم اپنے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنے بیٹوں کو لاتے ہیں تا آخر آیت تو رسولؐ خدا گھر سے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے اور فرمایا یہ میرے اہل خاندان ہیں۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾

۵۹– بے شک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے کہ اللہ نے انھیں مٹی سے پیدا کیا اور حکم دیا کہ ہو جاؤ اور وہ ہو گئے۔

۶۰– یہ حق بات ہے جو تمھارے رب کی جانب سے بیان کی جا رہی ہے لہٰذا خبردار تم ان لوگوں میں شامل نہ ہو جانا جو اس میں شک کرتے ہیں۔

۶۱– علم آ جانے کے بعد اے محمدؐ جو آپ سے اس بارے میں جھگڑا کرے تو اس سے کہہ دیجیے کہ آؤ ہم اور تم اپنے اپنے فرزند اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفوس کو بلائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

۶۲– یہ بالکل صحیح واقعات ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اللہ ہی ہے جس کی طاقت سب پر غالب اور جس کی حکمت نظام عالم پر محیط ہے۔

۶۳– پس اگر یہ لوگ مقابلے سے منہ موڑیں تو اللہ مفسدوں کے حال سے اچھی طرح باخبر ہے۔

۵۹– اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ–

عیسیٰؑ کا حال بھی آدم کی طرح عجیب وغریب ہے۔

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ– اللہ نے جسد آدم کو مٹی سے خلق کیا۔

یہ جملہ درحقیقت تفسیر ہے اس مثال کی جسے بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ نے عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے خلق فرمایا جس طرح آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کی جس انداز سے تشبیہ دی ہے وہ دشمن کے لیے مسکت جواب اور تشبیہی مواد کے لحاظ سے یقینی ہے۔

ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

یعنی اللہ نے انھیں بشری جامہ پہنا دیا جیسے فرمایا ہے ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ (۱۴المومنون/ ۲۳) پھر ہم نے اسے دوسری خلقت عطا کی۔ مٹی سے آدم کی تخلیق کا فیصلہ کیا اور پھر انھیں لفظ ''کن'' سے وجود عطا کیا۔

۶۰ – اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔

تخلیق آدمؑ و عیسیٰؑ کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا یہ حق بات ہے جو تمھارے رب کی جانب سے بیان کی جارہی ہے لہٰذا خبردار تم ان لوگوں میں شامل نہ ہوجانا جو اس میں شک کرتے ہیں۔

۶۱ – فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ۔

اے محمدؐ یہ نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اگر آپ سے کسی قسم کی بحث یا جھگڑا کریں۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ۔

ان دلائل کے آجانے کے بعد جو موجب علم ہیں۔

فَقُلْ تَعَالَوْا – تو اے نبی آپ ان سے فرما دیجیے کہ تم راے اور ارادہ کر کے آؤ۔

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ۔

کہ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے نفوس کو تم اپنے نفوس کو یعنی ہم میں اور تم لوگوں میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال میں سے عزیز ترین افراد کو اپنے سینے سے لگا کر میدان مباہلے تک لے کر آئے۔

اَبْنَآءَنَا اور نِسَآءَنَا کو اَنْفُسَنَا پر اس لیے مقدم رکھا کیوں کہ ہر فرد اپنی جان سے زیادہ انھیں چاہتا اور ان کے لیے اپنی جان دیتا ہے۔

ثُمَّ نَبْتَهِلْ – پھر ہم مباہلہ کریں یعنی ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس پر لعنت کریں بَهلة اور بُهلة دونوں کے معنیٰ ہیں لعنت اور بد دعا۔

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

پھر ہم جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں۔

روایت بیان کی گئی ہے کہ جب انھیں مباہلے کی دعوت دی گئی تو انھوں نے کہا ہم اس بارے میں غور کریں گے۔ جب تخلیے میں ملاقات کی تو انھوں نے عاقب سے جس کی راے سب سے وقیع تھی دریافت کیا تمھاری اس

بارے میں کیا رائے ہے؟ تو اس نے جواب دیا خدا کی قسم تم نے ان کی نبوّت کو تو جان لیا اور وہ عیسیٰؑ کے بارے میں تم تک بڑی انصاف کی بات لے کر آتے تھے۔ خدا کی قسم جب بھی کسی قوم نے کسی نبی سے مباہلہ کیا وہ ہلاک ہوگئی۔ تم بھی اگر مباہلہ کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے اگر تمھیں اپنے دین سے محبت ہے تو مباہلے سے انکار کر دو۔ وہ لوگ عاقب سے رخصت ہو کر چلے گئے۔ جب وہ رسولؐ اللہ کے پاس آئے تو کیا دیکھا کہ آپ امام حسینؑ کو گود میں لیے حسنؑ کا ہاتھ تھامے ہوئے فاطمہؑ ان کے پیچھے اور علیؑ فاطمہؑ کے عقب میں چلے آرہے ہیں اور آں حضرتؐ فرمارہے ہیں جب میں دعا طلب کروں تو تم سب آمین کہنا۔ ان کے پادری نے کہا اے عیسائیو! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اگر اللہ سے سوال کریں کہ وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو وہ ہٹا دے گا تم ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ نصاریٰ نے آں حضرتؐ کا حکم تسلیم کر لیا اور جزیہ دینا منظور کیا دو سو سرخ حلّے (لباس) لوہے کی تیس زرہیں تو آں حضرتؐ نے فرمایا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو مسخ ہو کر بندر اور سوّر بن جاتے اور پوری وادی میں آگ بھڑک اٹھتی اور اللہ نجران اور اس کے باشندوں کو تباہ و برباد کر دیتا حتیٰ کہ درختوں پر پرندے بھی باقی نہ رہتے۔[1]

عام مسلمانوں کے ہاں بھی ایسی ہی روایت موجود ہے جو آں حضرتؐ کی نبوّت کی دلیل ہے۔ اور ان کے ساتھ جو اہل بیت تھے ان کی فضیلت کو واضح کرتی ہے اور انھیں ایسا شرف عطا کیا جو ان سے پہلے کسی اور مخلوق کو نہیں ملا جب نفس علیؑ کو آں حضرتؐ نے اپنا نفس بنا دیا۔

کتاب عیون میں امام کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے کہ کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ آں حضرتؐ نے نصاریٰ سے مباہلہ کرتے وقت چادر کے نیچے سوائے علی ابن ابی طالبؑ، فاطمہ زہراؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے کسی اور کو داخل کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے قول "ابناءنا" سے مراد حسنؑ و حسینؑ "نساءنا" سے مراد بی بی فاطمہؑ اور "انفسنا" سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السّلام ہیں۔[2]

تفسیر قمی میں امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ نصارائے نجران جب آں حضرتؐ کی خدمت میں پہنچے تو اہتم، عاقب اور سیّد ان کے سربراہ تھے۔ ان کی نماز کا وقت آگیا تو انھوں نے ناقوس (گھنٹہ) بجانا شروع کر دیا اور نماز پڑھی۔ آں حضرتؐ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کی مسجد میں ہو رہا ہے؟ آں حضرتؐ نے فرمایا انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ ہمیں کس چیز کی دعوت دے رہے ہیں تو آں حضرتؐ نے فرمایا کہ گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور عیسیٰؑ بندے اور مخلوق ہیں جو کھاتے اور پیتے تھے اور بول و براز سے مستثنیٰ نہیں تھے۔ پھر

---

(۱) الکشاف، ج۱، ص ۳۶۹ ـ ۳۶۸

(۲) عیون اخبار الرضا، ج۱، ص ۸۵ ذیل حدیث ۹، باب ۷ حضرت موسیٰ کاظمؑ کی ہارون سے گفتگو

انھوں نے سوال کیا یہ بتایئے کہ ان کا باپ کون تھا؟ اس وقت آں حضرتؐ پر وحی نازل ہوئی ارشاد رب العزت ہوا آپ ان لوگوں سے دریافت کیجیے کہ یہ آدمؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں آیا وہ ایسے عبد نہیں تھے جنھیں خلق کیا گیا تھا جو کھاتے پیتے اور بول و براز کرتے اور نکاح کرتے تھے؟ نبی اکرمؐ نے ان سے دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا بے شک ایسا ہی تھا تو نبی اکرمؐ نے پوچھا یہ بتاؤ ان کے والد کون تھے؟ یہ سوال سن کر ان کے ہوش وحواس جاتے رہے اس وقت اللہ نے آیت نازل فرمائی اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ الخ اور فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ سے فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ تک۔

رسول اکرمؐ نے ان سے فرمایا تم مجھ سے مباہلہ کرلو اگر میں سچا ہوں تو تم پر لعنت ہوگی اور اگر میں جھوٹا ہوا تو مجھ پر لعنت کا نزول ہوگا۔ تو وہ بولے آپ نے انصاف کی بات کی ہے اس کے بعد ایک دوسرے نے مباہلے کا وعدہ کیا۔ جب وہ اپنے گھروں کو واپس آئے تو ان کے سرداروں سیّد، عاقب اور اھتم نے کہا کہ اگر وہ اپنی قوم کے افراد کو لے کر آئیں گے تو ہم ان سے مباہلہ کریں گے اور ہم سمجھ لیں گے کہ وہ نبی نہیں ہیں۔ اور اگر وہ مباہلہ کرنے کے لیے اپنے مخصوص اہل بیت کو لے کر آئیں تو ہم ان سے مباہلہ نہیں کریں گے اس لیے کہ جو اپنے اہل وعیال کو اس معاملے میں آگے بڑھاتا ہے وہ سچّا ہوتا ہے جب صبح ہوئی وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ امیر المومنینؑ، فاطمہ زہراؑ، حسنؑ اور حسین علیہم السّلام تھے۔

نصاریٰ نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ ان سے کہا گیا یہ ان کے چچازاد بھائی ان کے وصی ان کے داماد علی ابن ابی طالب ہیں اور یہ ان کی بیٹی فاطمہؑ ہے اور یہ دونوں ان کے نواسے حسنؑ وحسینؑ ہیں۔ یہ سن کر وہ متفرق ہو گئے اور انھوں نے رسول اکرمؐ سے کہا ہم آپ کی مرضی کے مطابق جزیہ عطا کریں گے ہمیں مباہلے سے معاف فرمادیجیے۔ تو رسولؐ اللہ نے ان سے جزیہ لے کر مصالحت کر لی اور وہ واپس چلے گئے۔[1]

کتاب علل میں امام محمد تقی الجواد سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرمؐ یہ فرماتے "تم آؤ ہم مباہلہ کریں اور تم پر لعنت بھیجیں تو وہ مباہلے کے لیے ہرگز نہ آتے اور اللہ کو معلوم تھا کہ اس کا فرستادہ نبی اس کی جانب سے رسالت کا پیغام پہنچا رہا ہے اور وہ جھوٹوں میں سے نہیں ہے اور اسی طرح نبی اکرمؐ بھی یہ جانتے تھے کہ وہ اپنے قول میں سچے ہیں لیکن نبی اکرمؐ نے اپنی جانب سے انصاف کی خاطر ایسا کیا۔[2]

۶۲ – اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ –

یہ بالکل صحیح واقعات ہیں جو بیان کیے گئے۔

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ –

اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اس جملے کے ذریعے عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کی

---

(۱) تفسیر قمی، ج۱، ص ۱۰۴ (۲) علل الشرائع، ص۱۲۹، ح۱، باب ۱۰۷

رد کی گئی ہے۔

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

اس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جو مکمل قدرت اور نافذ ہونے والی حکمت میں اس کی برابری کر سکے تا کہ اس کی خدائی میں شریک ہو جائے۔

۶۳ – فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ۔

پس اگر یہ لوگ مقابلے سے منہ موڑیں تو اللہ مفسدوں کے حال سے اچھی طرح باخبر ہے۔

یہ ایک طرح کی دھمکی ہے۔ اللہ نے پوشیدہ طور سے بیان کرنے کے بجائے بالکل واضح انداز میں یہ بتا دیا کہ دلائل سے منہ موڑنا اور توحید سے روگردانی کرنا دین کو برباد کرنا ہے، یہ نفس کی بربادی بلکہ دنیا کی بربادی پر منتہی ہوتا ہے۔

مقالہ

حُجّۃ الاسلام مولانا محمد رضا ایلیاء صاحب قبلہ مبارک پوری

مباہلہ کی تاریخ

مباہلہ ایک مشہور واقعہ 24 ذی الحجہ سن 9 ہجری کو رونما ہوا ہے جسے سیرت ابن اسحاق اور اور تفسیر ابن کثیر میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔. نبی (ص) نے نجران کے عیسائیوں کی جانب ایک فرمان بھیجا، جس میں یہ تین چیزیں تھیں اسلام قبول کرو، یا جزیہ ادا کرو یا جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ عیسائیوں نے آپس میں مشورہ کر کے شرجیل، جبار بن فیضی وغیرہ کو حضورص کی خدمت میں بھیجا۔ ان لوگوں نے آ کر مذہبی امور پر بات چیت شروع کر دی، یہاں تک کہ حضرت عیسی کی الوہیت ثابت کرنے میں ان لوگوں نے انتہائی بحث وتکرار سے کام لیا۔ اسی دوران وحی نازل ہوئی جس میں مباہلہ کا ذکر ہے۔ اس آیت کے نزول کے بعد نبی ص اپنے نواسوں حسن اور حسین اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ اور داماد حضرت علی علیہ السلام کو لے کر گھر سے نکلے، دوسری طرف عیسائیوں نے مشورہ کیا کہ اگر یہ نبی ہیں تو ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ان لوگوں نے جزیہ دینا قبول کر لیا۔

قرآن اور مباہلہ

جب ہم قرآن سے مباہلہ کی تفصیل پوچھتے ہیں تو قرآن نے ہمیں جواب دیا کہ تین دن مباہلہ کے فاتحین کی جانب سے علم جاتا رہا لیکن جب نجران والوں کے لیے علم کافی نہ ہوا تو یہ مباہلہ ہوا۔ تین دن تک پیغمبر اسلام قرآن لے جا کے قرآنی آیت کے توسط سے یہ بتاتے رہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے نہیں ہے مگر ان کی سمجھ میں نہیں آیا۔ ایک جملہ یہاں پر کہتا چلوں کہ جب پیغمبر اسلام قرآن صامت لے لے جا کے نجران عیسائیوں کو سمجھاتے رہے مگر ان کو سمجھ میں نہیں آیا جب تک قرآن ناطق کو لے گئے تو سب کو سمجھ میں آ گیا جب عیسائیوں کو قرآن صامت سمجھ میں نہیں آیا تمہارے لیے قرآن کیسے کافی ہو جائے گا۔

مباہلہ میں چلنے کا انداز اور فلسفہ

چلنے کا انداز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چھوٹے فرزند امام حسین علیہ السلام کو آغوش میں لئے ہوئے ہیں اور اپنے دوسرے فرزند امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں، یہ آیت قرآنیہ میں بیان ہوئے "أَبْنَاءَنَا" کی عینی تعبیر ہے۔ درمیان میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا رکھنا آگے اور پیچھے سے محافظ پیغمبر اسلام کا محافظ اعتبار سے قرار دینا آیت قرآنیہ "وَنِسَاءَنَا" کی مجسم تصویر کشی ہے اور سب آخر میں حضرت علی علیہ السلام کو لے کے چلنے میں "وَأَنْفُسَنَا" کی ترجمانی کر رہا ہے۔

مباہلہ کا اہم نکتہ

اس میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے جو طریقہ اپنا وہ لاجواب اور صبح قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے مرکز ہدایت ہے۔ پہلے خود چلے، پھر امام حسن علیہ السلام پھر شہزادی کونین علیہما السلام پھر حضرت علی علیہ السلام ہیں مطلب یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ شہزادی کی عظمت کو پہچنوانا چاہتے ہیں۔ دیکھو پہلے قدم رسول ﷺ ہوگا پھر امام کا قدم ہوگا پھر شہزادی کے قدم ہوں پھر علیؑ کے قدم ہوں گے اس کا صاف مطلب ہے کہ شہزادی کونین علیہما السلام کے قدم کے نشان بھی دنیا والوں کی نظر میں نہ آئیں۔ دوسرا مطلب یہ ہے جہاں جہاں رسول ﷺ کے قدم ہوں گے وہیں شہزادی کونین علیہما السلام کے مبارک قدم ہوں گے وہیں امام کے قدم ہوں گے۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ آنے والے وقت میں تم لوگ دیکھ لینا جس راہ پہ میں چلوں گا اسی راہ میری بیٹی چلے گی اسی راہ میں میرا جانشین چلے۔ اسی لیے تو فرمایا ہے۔ ہمارا پہلا بھی محمد ﷺ ہمارا وسط بھی محمد ﷺ ہمارا ہمارا آخر بھی محمد ﷺ ہم سب کے سب محمد ﷺ ہیں۔

اس حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنے اہل بیت علیہم السلام سے فرمایا ''جب میں دعا کروں تو تم لوگ آمین کہنا۔ مطلب یہ ہے کہ آمین کہنا سنت رسول ﷺ وسنت ائمہ بھی ہے۔

نجران اور ادھرمی

جب تک قرآن پیغمبر اسلام قرآن لے لے جا کے نصاریٰ نجران والوں کو سمجھا رہے تھے تب انہیں سمجھ میں نہ آیا جب اہل بیتؑ کو ساتھ لے گئے تب انہیں باقاعدہ طور سے سمجھ میں آگیا۔ اہل بیتؑ کا وجود ہی کافی تھا تب ہی تو کہنے پر مجبور ہو گئے کہ بس ہم نے ہار مان لی۔ ایک بات کہتا چلوں جو ہٹ دھرمی پہ آمادہ ہو اس کا علاج مشکل ہے۔ جو نصاریٰ تھے وہ ادھرمی تھے جب انہوں نے دیکھا تو انہیں سمجھ میں آگیا بات صاف ہو گئی ادھرمیوں کو سمجھانا آسان ہے ہٹ دھرمیوں کو سمجھنا مشکل ہے

مباہلہ اور اہل بیت علیہم السلام کا تعارف

مباہلہ شیعہ عقائد کی رو سے نصاری نجران اور رسول خداؐ کے درمیان پیش آنے والا واقعہ مباہلہ نہ صرف نبی اکرمؐ کی رسالت کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے بلکہ آپ کے ساتھ آنے والے افراد کی فضیلت خاصہ پر بھی دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ آپ نے تمام اصحاب اور اعزا و اقارب کے درمیان اپنے قریب ترین افراد کو مباہلے کے لئے منتخب کر کے دنیا والوں کو ان کا اس انداز سے تعارف کرایا ہے۔

....

عیدِ مُباہلہ

ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو روزِ عید مباہلہ ہے کہ جس میں آیہ مباہلہ نازل ہونے کے بعد نصاریٰ پر نفرین کرنے اور اُن پر عذاب کے نازل ہونے کی دُعا کے لئے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حکم خداوندی کے ماتحت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور امام حسن و امام حسین علیہما السّلام کو ساتھ لے کر دولت سرا سے باہر تشریف لائے۔ جب یہ پانچوں بزرگوار اُس مقام کے قریب پہنچے جو مباہلہ کے لئے مقرر تھا۔ تو نجران کے نصاریٰ ان نورانی اور پاکیزہ صورتوں کو دیکھ کر گھبرا اُٹھے۔ ان کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آسمان و زمین میں نزولِ عذاب کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بڑا عالم تھا وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں اس وقت ایسے چند مقدس چہرے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اگر پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹ جانے کی دُعا کریں تو وہ بھی ہٹ جائے گا۔ اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ ان سے ہرگز ہرگز مباہلہ نہ کرنا ورنہ سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ نصاریٰ نے مباہلہ کی جرأت نہ کی اور ذلّت کے ساتھ صلح کی اور جزیہ دینا قبول کیا۔ پس یہ دن دوستانِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السّلام کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کہ اس روز اسلام کو فتحِ عظیم حاصل ہوئی۔ اور خداوند عالم نے پنج تن پاکؑ کا خاص شرف دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔ اسی روز حضرت امیرالمومنین علی علیہ السّلام نے بحالتِ رکوع سائل کو انگشتری عطا فرمائی۔ جس پر آپ کی شان میں آیۂ ولایت نازل ہوئی اس تاریخ غسل کرنا اور روزہ رکھنا سُنّت ہے۔ اور زیارت جامعہ کا پڑھنا مناسب ہے۔ فقراء و مساکین کو صدقہ دینا موجب ثوابِ عظیم ہے۔ اس تاریخ کی نماز بھی مثل نماز عید غدیر قبل اززوال دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ العزیز قبول ہوگی۔ اور اس روز وہ دعاء

پڑھنی چاہیئے۔ جو جبرئیل امین رسولِ خدا کے پاس اُس دن لے کر نازل ہوئے۔ اس دعاء کی بہت کچھ فضیلت و عظمت منقول ہے۔ جب کوئی اس دعا کو مانگتا ہے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَآئِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَآئِكَ بَهِیٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِبَهَآئِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَلاَلِكَ بِاَجَلِّهٖ وَكُلُّ جَلاَلِكَ جَلِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَلاَلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهٖ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ نُّوْرِكَ بِاَنْوَرِهٖ وَكُلُّ نُوْرِكَ نَيِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَّحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِهٖ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَآمَّةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَآئِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ اَسْمَآئِكَ كَبِيْرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰی كُلِّ

شَيْءٍ وَّكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهٖ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ
وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْئَلُكَ مِنْ مَّسَآئِلِكَ بِاَحَبِّهَا وَكُلُّ مَسَآئِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْئَلُكَ بِمَسَآئِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ
لِيْ كَمَا وَعَدْتَّنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهٖ وَ
كُلُّ شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَآئِمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ مُّلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ
وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَسْئَلُكَ مِنْ عَلَآئِكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عَلَآئِكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ
بِعَلَآئِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَعْجَبِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ
عَجِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ
مِنْ مَّنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ
كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِمَآ اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشُّئُوْنِ وَالْجَبَرُوْتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَّكُلِّ جَبَرُوْتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِيْ
بِهٖ حِيْنَ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِبَهَآءِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّنِيْ اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ رِزْقِکَ بِاَعَمِّہٖ وَکُلُّ رِزْقِکَ عَامٌّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
بِرِزْقِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ عَطَآئِکَ بِاَھْنَاۤئِہٖ وَکُلُّ عَطَآئِکَ
ھَنِیْءٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعَطَآئِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِکَ
بِاَعْجَلِہٖ وَکُلُّ خَیْرِکَ عَاجِلٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِخَیْرِکَ کُلِّہٖ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ بِاَفْضَلِہٖ وَکُلُّ
فَضْلِکَ فَاضِلٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِفَضْلِکَ کُلِّہٖ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ کَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَّنِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ بِکَ
وَالتَّصْدِیْقِ بِرَسُوْلِکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ وَالْوِلَایَۃِ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
وَّالْبَرَآئَۃِ مِنْ عَدُوِّہٖ وَالْاِیْتِمَامِ بِالْاَئِمَّۃِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ
فَاِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِذٰلِکَ یَا رَبِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ
رَسُوْلِکَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ
الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الْکَبِیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اٰتَیْتَنِیْ
وَاحْفَظْنِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ وَفِیْ کُلِّ غَآئِبٍ ھُوَ لِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ بِکَ وَالتَّصْدِیْقِ بِرَسُوْلِکَ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُکَ خَیْرَ الْخَیْرِ رِضْوَانَکَ وَالْجَنَّۃَ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخَطِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ
عُقُوْبَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ فِتْنَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ بَلَاۤءٍ وَّمِنْ کُلِّ شَرٍّ وَّمِنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ
وَّمِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی
الْاَرْضِ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَفِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَ

فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَقْسِمْ لِیْ مِنْ کُلِّ سُرُوْرٍ وَّمِنْ کُلِّ بَهْجَةٍ وَّمِنْ کُلِّ اسْتِقَامَةٍ وَّمِنْ
کُلِّ فَرَجٍ وَّمِنْ کُلِّ عَافِیَةٍ وَّمِنْ کُلِّ سَلَامَةٍ وَّمِنْ کُلِّ کَرَامَةٍ
وَّمِنْ کُلِّ رِزْقٍ وَّاسِعٍ حَلَالٍ طَیِّبٍ وَّمِنْ کُلِّ نِعْمَةٍ وَّمِنْ کُلِّ سَعَةٍ
نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ هٰذِهِ
اللَّیْلَةِ وَفِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ
اِنْ کَانَتْ ذُنُوْبِیْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِیْ عِنْدَکَ وَحَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ
وَغَیَّرَتْ حَالِیْ عِنْدَکَ فَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ لَا یُطْفَاُ
وَبِوَجْهِ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَبِوَجْهِ وَلِیِّکَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی
وَبِحَقِّ اَوْلِیَآئِکَ الَّذِیْنَ انْتَجَبْتَهُمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْ تَغْفِرَ لِیْ مَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تَعْصِمَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمْرِیْ
وَاَعُوْذُ بِکَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اَعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ مَّعَاصِیْکَ اَبَدًا مَّآ اَبْقَیْتَنِیْ
حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا لَکَ مُطِیْعٌ وَّاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ وَّاَنْ تَخْتِمَ لِیْ
عَمَلِیْ بِاَحْسَنِهٖ وَتَجْعَلَ لِیْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَآ اَنْتَ
اَهْلُهٗ یَآ اَهْلَ التَّقْوٰی وَیَآ اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رُوحِ شیعت

(کتب اربعہ کی روشنی میں)

¥

تالیف

مرتب : مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ۔

ترتیب و پیشکش۔
ذاکرِ اہلبیت منظر ایلیا

منجانب : حُسینی پبلیشنز (حُسینی مشن حیدر آباد).

جلد اول ۱

تَوَلّا

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ
(سورۃالشوریٰ۔آیت۲۳)

(اے رسولؐ آپ ان مسلمانوں سے کہہ دیجئے، میں اپنی تبلیغ رسالت کی مزدوری تم سے کچھ بھی نہیں مانگتا، سوااس کے کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت رکھو۔(سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

(۱) ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام نے ہم لوگوں سے پوچھا کہ، بتاؤ زمین کا کون سا ٹکڑا سب سے افضل ہے۔ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اور فرزند رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا۔ سنو، زمین کا سب سے افضل ٹکڑا رکن و مقام (مقام ابراھیم و حرم کعبہ) کے درمیان ہے۔لیکن اگر کوئی شخص حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر عمر پائے (جو پچاس کم ایک ہزار سال اپنی قوم میں رہے) اور دن کو روزہ رکھے اور شب کو اس جگہ (رکن و مقام ابراھیم کے درمیان) کھڑا ہو کر عبادت کرتا رہے پھر (لیکن) ہم لوگوں کی ولایت و دوستی کے بغیر اللہ سے ملاقات (یعنی انتقال) کرے تو یہ سب عبادتیں اس کو کوئی فائدہ نہ دیں گی۔(من لایحضرہ فقیہ۔جلد دوم۔ صفحہ ۱۴۹)

(۲) ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا، علیؑ (امام المشارق والمغارب) وہ دروازہ ہیں (اللہ کا) جس کو اللہ نے کھولا ہے۔جو اس میں داخل ہوا (یعنی آپ کی امامت و اطاعت کو تسلیم کیا) وہ مومن ہے۔

اور جو اس سے خارج ہوا (یعنی آپ کی محبت و اطاعت سے انکار کیا) وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا اور نہ خارج (جس نے لاعلمی کی وجہ سے محبت و اطاعت کو اختیار نہ کیا) وہ اس طبقے میں ہے ۔ جس کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ ، اس کے لئے میری مشیت چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں (اصول کافی ۔ جلد اول ۔ کتاب الحجت ۔ صفحہ ۳۸۳ ۔

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ، حضرت علی کا دوست (شیعہ) حضرت علی کی تین مقامات پر زیارت کرے گا اور خوش ہو گا ۔ موت کے وقت صراط پر اور حوض کوثر پر (من لایحضرہ فقیہ ۔ جلد اول ۔ صفحہ ۶۸)

(۴) ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے ہمیں علیین سے پیدا کیا اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو بھی اسی مٹی سے پیدا کیا یہی وجہ ہے کہ ان کے قلوب ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں ۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ۔

وما ادراک ما علییون کتاب مرقوم یشھد المقربون ...الخ

(اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں) (اس آیت کو یہاں تک تلاوت کرنے کے بعد فرمایا) اور ہمارے دشمن سجیین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان (دشمنوں) کے مریدوں کے دل بھی ان ہی کی مٹی سے اور بدن بھی اسی کی مٹی سے ، اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں ۔ پھر آیت پڑھی ۔

کلا ان کتاب الفجار لفی سجیین ۔ وما ادراک ما سجیین کتاب مرقوم......الخ

(کتاب فجار سجیین میں ہے ۔ اور تم کیا جانو سجین کیا ہے ۔ وہ کتاب مرقوم ہے (اصول کافی ۔ کتاب الحجت ۔ جلد اول ۔ صفحہ ۳۹۶)

(۵) حسن بن راشد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی

ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہو کیا مسلمانوں کے لئے ان دونوں عیدوں (عیدالضحیٰ و عیدالفطر) کے علاوہ کوئی اور عید بھی ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں اے حسن اس سے زیادہ بڑی اور اس سے بھی زیادہ باشرف۔ میں نے عرض کیا وہ کس دن۔ آپ نے فرمایا، وہ دن کہ جس میں امیرالمومنین علیہ السلام خلیفہ رسولؐ مقرر ہوئے۔ میں نے عرض کیا، میں آپ پر قربان، وہ کس دن۔ فرمایا ایام گردش کرتے رہتے ہیں وہ ماہ ذی الحجہ کی اٹھارہ تاریخ تھی (الی آخر) (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۱)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یا علیؑ، اسلام برہنہ ہے اس کا لباس حیا ہے۔ اس کی زینت وفا ہے۔ اس کی مروت عمل صالح ہے۔ اس کا ستون ورع و پرہیزگاری ہے۔ اور ہر شئے کی ایک بنیاد ہوتی ہے۔ اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۲۶۴)

(۷) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ، مومن کسی حالت میں وفات پائے اور کسی دن، کسی ساعت میں اس کی روح قبض ہو، وہ صدیق و شہید ہوگا۔ اور میں نے اپنے حبیب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے۔ اگر کوئی مرد مومن دنیا سے اس طرح نکلے کہ اس پر تمام روئے زمین کے گناہوں کے برابر بوجھ ہو تو اس کی موت اس کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ پھر فرمایا۔ جو شخص لاالہ الااللہ، خلوص دل سے کہے وہ شرک سے بری ہے۔ اور جو دنیا سے اس طرح نکلے کہ اس نے اللہ کا کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذلک لمن یشاء

(اللہ تعالیٰ، اگر اس کے ساتھ شرک کیا جائے تو اسے ہرگز نہیں بخشے گا اور اس

کے علاوہ سب بخش دے گا جسے چاہے گا۔(سورۃ النساء۔آیت ۴۸)(اس آیت کو پڑھ کر فرمایا) یا علیؑ تمھارے شیعوں اور تم سے محبت کرنے والوں میں سے امیرالمومنین نے فرمایا۔(یہ ارشاد سن کر) میں نے عرض کیا۔یارسول اللہ، یہ آیت میرے شیعوں کے لئے ہے۔فرمایا، ہاں۔قسم ہے پروردگار کی۔یہ آیت تمھارے شیعوں ہی کے لئے ہے۔یہ لوگ قیامت کے دن اپنی قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے،

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ابن ابی طالب حجۃ اللہ۔

ان کو نزع اکبر نہیں ستائے گا اور ان سے ملائیکہ ملاقات کر کے کہیں گے کہ یہ دن تم لوگوں کا ہے جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا۔(من لا یحضرہ الفقیہ۔جلد چہارم۔ ۳۳۰ اور صفحہ ۳۰۱)

(۶) اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری مدینہ کے اندر انصار کی گلیوں میں گشت لگایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ، علیؑ بہترین بشر ہیں۔جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے۔اے گروہ انصار تم لوگ اپنی اولاد کو حضرت علیؑ کی محبت سکھاؤ۔جو اس سے انکار کرے تو اس کی ماں کے حال پر نظر ڈالو۔(من لا یحضرہ الفقیہ۔جلد سوم صفحہ ۲۹۷)

تبرّاء

فلماتبين انه عدو الله تبر امنه ان ابر هيم لا و ا حليم .... الخ

(ترجمہ) جب کے ان (حضرت ابراہیم) پر کھل گیا کہ وہ (ان کا چچا) خدا کا دشمن ہے تو انہوں نے تبرا (اظہار بیزاری) کیا۔ بیشک ابراہیم بڑے نرم دل اور بردبار تھے (سورہ توبہ۔ آیت ۱۱۴)

تبرا کا مطلب اظہار بیزاری ہے۔ شیعہ حضرات (حکم خدا اور رسول کے مطابق تبرا کو واجب ضرور جانتے ہیں لیکن تبرا کے معنی صرف دشمنان خدا اور رسول و دشمنان آل رسول سے بیزاری کو سمجھتے ہیں۔ چنانچہ یہ آیت قرآن گواہ ہے جو حضرت ابراہیم نے اپنے چچا سے اس وقت تبرا یعنی اظہار بیزاری کیا جب کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یہ دشمن خدا ہے۔ اور یہ تبرا اس لئے بھی واجب ہے کہ اللہ نے بھی اللہ اور رسول کو اذیت دینے والوں سے اظہار بیزاری بھی کیا اور ان پر لعنت بھی کی ہے جس پر قرآن مجید کی یہ آیت گواہ ہے۔

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذاباً مھینا

(بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر خدا نے دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ احزاب۔ آیت ۵۷)

(۱) راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ مجھے حدود لمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ (حدود لمان یہ ہیں) گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آنحضرتؐ جو کچھ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار اور پنج گانہ نماز اور زکوۃ دینا اور ماہ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۰)

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام صفوان بن مہران جمال کو اپنے ساتھ نجف اشرف لے گئے اور آداب زیارت و طریقہ۔ زیارت امیر المومنین کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ پھر یہ بھی کہو۔

السلام علیک یا امیر المومنین و رحمتہ اللہ وبرکاتہ ..... الخ

سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔

سلام ہو آپ پر اے حبیب خدا۔ سلام ہو آپ پر اے برگزیدہ۔ خدا۔ سلام ہو آپ پر اے ولی۔ خدا۔ سلام ہو آپ پر اے حجت خدا۔ سلام ہو آپ پر اے دین کے ستون اور اولین و آخرین کے علم کے وارث اور (مومن و کافر کی پیشانی پر) مہر لگانے والے۔اے صراط مستقیم۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی۔زکوۃ دی۔ لوگوں کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا۔اور رسول کی اتباع کی۔اور کتاب خدا کی تلاوت کی جو تلاوت کا حق ہے اور راہ خدا میں جہاد کا حق ادا کر دیا اور اللہ اور اس کے رسول لئے لوگوں کو ہدایت و نصیحت کی اور صبر و تحمل کرتے ہوئے دین الٰہی کی طرف سے جہاد کرتے ہوئے اللہ کے رسول کی حفاظت کرتے رہے۔اور اس کا جو اجر و ثواب اللہ کے پاس ہے اس کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اور جو کچھ اللہ نے اس کا بدلہ دینے کا وعدہ کیا ہے اس کی خواہش کرتے ہوئے آپ نے اپنی جان نچھاور کر دی۔اور جس عزم و ارادہ پر آپ تھے اسی پر قائم رہتے ہوئے آپ شہید اور شاہد اور مشہود ہو کر گزر گئے۔پس اپنے رسول کی طرف سے اور اہل اسلام کی طرف سے اللہ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔(اور) اللہ لعنت کرے اس پر جس نے آپ کو قتل کیا۔ اللہ لعنت کرے اس پر جس نے آپ کی مخالفت کی۔اللہ لعنت کرے اس پر جس نے آپ پر افترا پردازی کی اور آپ پر ظلم کیا۔اور اللہ لعنت کرے اس پر جس نے آپ کا حق غصب کیا اور اس پر جس کو اس کی خبر پہنچی اور وہ اس پر راضی رہا۔میں اللہ کی بارگاہ میں ان سب سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔(الی آخر) (من لا یحضرہ فقیہ۔جلد دوم۔صفحہ ۳۴۵)

(۳) فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے، میں اپنے والد کے ساتھ کعبہ میں آیا انہوں (میرے والد) نے دونوں ستونوں کے درمیان رخامتہ الحمراء پر نماز پڑھی اور فرمایا یہی وہ جگہ ہے جہاں قوم نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو جائے تو امر خلافت کو اہلبیت (رسولؐ) میں سے کسی کی طرف ہر گز جانے نہ دینا۔ میں نے کہا وہ کون لوگ تھے؟ فرمایا، اول و ثانی اور ابو عبیدہ ابن جراح اور سالم بن حبیبہ۔ (فروع کافی۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۴۸۶)۔